رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور خلفائے ثلاثہ کے
باہمی تعلقات کے موضوع پر مستند انسائیکلوپیڈیا

مولانا حضرت محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ



دارالکتاب

maktabah-sidiqia.com

CamScanner

اہل بیت اطہار اور خلفاء ثلاثہ کے باہمی تعلقات کے موضوع پر مستند ترین دستاویزی

انسائیکلوپیڈیا

محمد رسول اللہ والذین معہ اشدّاء علی الکفار (سورۃ فتح)

محمد اللہ کے رسول ہیں جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں۔

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

مہربان اند در میان خود — شاہ ولی اللہ دہلویؒ

رحم دل ہیں در میان اپنے — شاہ رفیع الدین دہلویؒ

اس کتاب میں کتاب وسنت اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مابین عمدہ تعلقات۔ نیز سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار بالخصوص اقربا نوازی کے حوالے سے تحقیقی و علمی جائزہ لیا گیا ہے۔

مولانا حضرت محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ

دار الکتاب

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

042-37241268-0321-4650131

E-mail:duklahore@gmail.com

maktabaqudduisia.com

CamScanner

فہرست مضامین رحماء بینہم حصہ صدیقی

پیش لفظ ۴۵

نام کتاب اور اس کا موضوع ۴۷

ترتیب مضامین یا اجمالی فہرست ۴۷

چند تمہیدی امور ۴۹

شیعی کتب سے ائمہ کرام کے فرامین ۵۱

اپنی کتب میں سے چند حوالہ جات ۵۲

شروع مقاصد ۵۵

یہ صفت دائمی تھی ۶۲

تحریر مدعا ۶۲

باب اول ۶۵

خواست گاریِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہم کا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آمادہ کرنا ۶۵

ترجمہ روایت اول ۶۷

ایک توضیح ۶۹

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے سامان اور جہیز کی تیاری میں صدیقیؓ وعثمانیؓ خدمات ۷۲

حاصل کلام ۷۳

مناقب خوارزمی ۷۵

کشف الغمہ ۷۵

مفہوم روایت ہذا ۷۶

اخطب خوارزم کا درجہ اعتماد ۷۸

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی مجلس میں حضرات ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کا شامل ہونا اور نکاح ہذا کا گواہ بننا ۸۳

maktabaqudduisia.com

قسم اول	۸۳
قسم دوم	۸۵
اہل السنۃ کی کتابوں سے عنوان بالا کی تائید ملاحظہ ہو	۸۶
ایک یاد دہانی	۸۸
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے انتظامات کے سلسلہ میں حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی قابل قدر کوششیں	۸۹
خوارزمی کی روایت	۸۹
مندرجات بالا کا ماحصل	۹۱
حضرت سیدہ عائشہ اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کے مزید تعلقات	۹۲
خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی تعریف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی	۹۲
زبان نبوت سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حب عائشہ رضی اللہ عنہا کی تلقین	۹۴
سیدہ عائشہ وسیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کا باہمی اعتماد و اعتبار	۹۶
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہم رازدارانہ گفتگو سے مطلع کرنا	۹۸
نتیجہ کلام	۱۰۰
حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا باہمی علمی اعتماد	۱۰۱
خوش تر مراسم کا ایک اور واقعہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کے دفنانے میں	
حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی خدمات	۱۰۳
فوائد روایت	۱۰۴
ایک تنبیہ	۱۰۴
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا و ثنا کے کلمات	۱۰۶
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خوش خبری	۱۰۷
خلافت صدیقی میں آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ''مالی حقوق کا تحفظ اور مسئلہ فدک''	۱۰۹
روایت اول (مال فے)	۱۱۰
روایت دوم (مال فے)	۱۱۰
روایت سوم (مال فے)	۱۱۰
حاصل ترجمہ	۱۱۱

maktabaquadusia.com

نتیجہ روایات	۱۱۲
صدیقی دور خلافت میں سہم ذوی القربی یا حق خمس کے حصول کا بیان	۱۱۲
خمس کی ادائیگی	۱۱۲
خمس کی ادائیگی	۱۱۳
نتیجہ روایات	۱۱۴
مال فے اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ایام میں	۱۱۴
مال فے کا حصول	۱۱۵
حاصل مطلب	۱۱۶
مال فے کا حصول عند الشیعہ	۱۱۷
مندرجہ مرویات کا نتیجہ	۱۱۷
مسئلہ مذکور کے متعلق شواہد	۱۱۸
شہادت اول	۱۱۸
شہادت دوم	۱۱۹
امام محمد باقر رحمہ اللہ کا فرمان	۱۲۰
امام کے فرمان کے فوائد اور نتائج	۱۲۰
شہادت دوم	۱۲۱
نوٹ	۱۲۱
امام زید شہید رحمہ اللہ کے فرمان کے فوائد	۱۲۳
مزید مؤیدات	۱۲۳
اول	۱۲۴
دوم	۱۲۴
سوم	۱۲۵
چہارم	۱۲۵
تائیدات کے فوائد و نتائج	۱۲۵
ایک جائز سوال اور مناسب جواب	۱۲۶
الجواب: انکار کی نوعیت	۱۲۷

maktabaqudduslia.com

حصّۂ صدّیقی

maktabaqudusia.com

CamScanner

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدُ لله رب العلمين الرحمن الرحيم والصلوة والسلام على من هو رحمة للعلمين سيد الاولين والاخرين امام الرسل وخاتم النبيين وعلى ازواجه المطهرات وعلى بناته الاربعة الطاهرات زينب ورقية وام كلثوم وفاطمة وعلى اله الطيبين و اصحابه المزكين المنتخبين الذى هم لاخوانهم اولياء وعلى رفقائهم اذلاء وعلى اعدآءهم اشداء وفيما بينهم رحمآء وعلى سائر اتباعه باحسان الى يوم الدين وعلى جميع عباد الله الصالحين رضوان الله عليهم اجمعين.

خطبہ مسنونہ کے بعد بندۂ ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ بن مولانا عبدالغفور بن مولانا عبدالرحمٰن رحمہما اللہ تعالیٰ ساکن قریہ محمدی (متصل جامعہ محمدی، ضلع جھنگ پنجاب پاکستان) قارئین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے خیال تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قرابت دارانِ نبوت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ) خصوصاً خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان تعلقات وروابط کے واقعات اہل اسلام کی خدمت میں یک جا پیش کیے جائیں۔

مؤلف اپنی بے بضاعتی وکم علمی کے باوجود اس مقصد کے اتمام وتکمیل میں حسب مقدور کوشش کرتا رہا۔ مالک کریم کی عنایت ومہربانی سے جو کچھ مواد فراہم کر سکا ہے وہ اب پیش کرنے کی جسارت کرتا ہے۔ واللہ المستعان وبہٖ نستعین.

نام کتاب اور اس کا موضوع

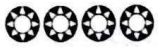
کتاب ہذا کا نام قرآن مجید سے اقتباس کرتے ہوئے ''رحماء بینھم'' تجویز کیا گیا ہے اس کا مضمون وموضوع خود اس کے نام سے واضح ہو رہا ہے مزید کسی تشریح کی حاجت نہیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ساتھی آپس میں مہربان ہیں)۔

ترتیب مضامین یا اجمالی فہرست

کتاب کے مضامین کی ترتیب تالیف اس طرح رکھی گئی ہے کہ پہلے چند تمہیدات پیش کی گئی ہیں جن کی

روشنی میں تمام آئندہ بحثیں درج کی جائیں گی۔ بعد ازاں اس کے مقاصد کو تین حصص پر منقسم کیا ہے۔ پہلے حصہ میں خانوادۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مابین دوستانہ روابط ذکر ہوں گے اس کتاب کا یہ پہلا حصہ ''صدیقی'' متصور ہوگا۔ اور دوسرے حصہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور خانوادۂ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے برادرانہ مراسم اور خوش گوار تعلقات منضبط کیے جائیں گے۔ یہ کتاب کا دوسرا حصہ ''فاروقی'' ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس تیسرے حصہ میں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے درمیان مشفقانہ تعلقات اور باہم الفت کے حالات تحریر کیے جائیں گے۔ یہ کتاب کا تیسرا حصہ ''عثمانی'' ہوگا۔

اب پہلے تمہیدات پنج گانہ ملاحظہ ہوں۔ اس کے بعد مقاصد شروع ہوں گے۔



maktabaquddusia.com

چند تمہیدی امور

۱۔ کتاب ''رحماء بینہم'' میں جن مضامین کو ہم درج کرنے کا قصد رکھتے ہیں ان میں ہمارا روئے سخن اپنے احباب اہل السنّت والجماعت کی طرف ہے اور اپنے کم علم اور ناواقف دوستوں کو ہی سمجھانا مقصود ہے۔ اہل علم حضرات تو ان مضامین سے پہلے ہی واقف ہیں۔

دوسری جماعتوں کے دوست بڑے ذوق سے بہ شرط انصاف ملاحظہ فرمائیں اور واقعہ کے مطابق جو چیز نظر آئے اس پر پوری طرح غور وفکر کر کے قبول فرمائیں۔ حوالہ جات پیش کرنے میں دیانت داری سے کام لیا گیا ہے۔ اپنی دانست میں صحیح واقعات پیش کرنے کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ انسان خطا کار ہے۔ اگر نادانستہ کوئی چیز غلط طریقہ سے پیش ہوگئی ہو تو مالک کریم معاف فرمائے۔ اور قارئین کرام میری غلطی سے مجھے مطلع فرمائیں گے تو میں ممنون ہوں گا۔

اس چیز کا بھی خاص اہتمام پیش نظر رہا ہے کہ کتاب ہذا میں جو روایت یا جو واقعہ درج کیا جائے اس کو حتی المقدور باسند مصنّفین ومتقدمین سے اخذ کیا جائے۔ پھر متاخرین علما کے حوالہ جات کو تائیداً ملایا جائے۔ البتہ جہاں باوجود تلاش کے کسی باسند تصنیف سے ہمیں وہ واقعہ نہیں مل سکا اور متأخرین علما نے ذکر کیا ہے تو وہ بھی درج کر لیا ہے لیکن اس میں اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ اس متأخر مؤلف نے کسی باسند مصنف کا حوالہ ذکر کیا ہو، پھر بعض مقامات پر شیعی کتب سے بھی حوالہ جات (تائیداً والزاماً) ساتھ درج کر دیے ہیں تاکہ دونوں فریقوں کو اس مسئلہ پر غور کرنے کا مزید موقعہ مل سکے۔

۲۔ اس کتاب میں بعض علمی مباحث بھی آ گئے ہیں جو عوام کی علمی قابلیت سے ذرا بلند ہیں لیکن ان کی وجہ سے کئی مفاسد اور مطاعن رفع ہو سکتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کا ترک کر دینا مناسب نہیں تھا۔ اس کے لیے یہ تجویز کر دی گئی ہے کہ کتاب ہذا کے ضروری مقامات میں حواشی کا اضافہ کر دیا ہے اور بعض مواقع میں اس بحث کا اہل علم کے مناسب ہونا درج کر دیا ہے۔ اس طرز وطریق سے عوام وخواص کو کوئی دشواری محسوس نہ ہوگی اور دونوں اپنے اپنے ذوق کے موافق استفادہ کرتے رہیں گے۔

۳۔ کتاب ''رحماء بینہم'' میں جو مضمون مرتب کیا گیا ہے اس مضمون کو قبل ازیں علمائے سلف نے بھی مدون

وہی روایات قابل تسلیم اور لائق قبول ہوں گی ''جو نص قرآنی'' اور سنت مشہورہ'' کے مطابق ہوں اور جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی الفت وشفقت واخوت، رأفت وعطوفت کے واقعات درج ہوں۔ اور جن میں محبت ویگانگت اور دوستی وآشتی کے حالات مذکور ہوں۔

جن روایات میں اس کے برعکس ان بزرگوں کے درمیان مناقشات، ناراضگی، مشاجرات، تنازعات اور رنجیدگی کے نقشے کھینچے گئے ہیں وہ تمام تر ذخیرے یہاں معارضہ کے مقام میں کام نہ دے سکیں گے۔ اور ان کے ساتھ معارضہ پیش کرنا درست بھی نہ ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ فریقین (اہل سنت واہل تشیع) کے ہاں اپنی جگہ یہ قاعدہ مسلم الطرفین ہے کہ جو روایت نص قرآن اور سنت مشہورہ مسلمہ کے خلاف مروی ہو اور کوئی تاویل وتطبیق یا موافقت کی صورت نہ نکل سکے وہ قابل رد ہوتی ہے لائق تسلیم نہیں ہوتی۔ چند حوالہ جات اس قاعدہ کے متعلق ہر دو فریق کی کتب متداولہ سے ملاحظہ ہوں:

شیعی کتب سے ائمہ کرام کے فرامین

۱۔ امام محمد باقر رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع والا خطبہ نقل فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذکر کرتے ہیں:

﴿فاذا اتاکم الحدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ عزوجل وسنتی فما وافق کتاب اللہ وسنتی فخذوا بہ وما خالف کتاب اللہ وسنتی فلا تاخذوا بہ﴾ ❶

حاصل یہ ہے کہ امام محمد باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس کوئی حدیث پہنچے تو اس کو کتاب اللہ اور میری سنت پر پیش کرو، جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو اس کو قبول کرو اور جو کتاب اللہ اور میری سنت کے برخلاف ہو اس کو مت تسلیم کرو۔

۲۔ مغیرہ بن سعید بڑا مکار آدمی تھا۔ وہ امام باقر رحمہ اللہ کے نام سے بے شمار جعلی روایات چلایا کرتا تھا۔ امام جعفر صادق رحمہ اللہ مغیرہ بن سعید کی اس 'تدلیس' اور 'جعل سازی' کا ذکر کرتے ہوئے لوگوں کو بہ طور نصیحت ایک قاعدہ بیان فرماتے ہیں:

﴿فاتقوا اللہ ولا تقبلوا علینا ما خالف قول ربنا تعالیٰ وسنۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ❷

''یعنی اللہ تعالیٰ سے خوف کرو جو چیز کتاب اللہ اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف ہو اس کو ہماری طرف منسوب کر کے مت قبول کرو۔''

---

❶ احتجاج طبرسی ص ۲۲۹، احتجاج ابی جعفر محمد بن علی الثانی علیہما السلام فی انواع شتی

❷ رجال کشی، تذکرہ مغیرہ بن سعید، ص ۱۴۶، طبع بمبئی قدیم
رجال کشی، تذکرہ مغیرہ بن سعید، ص ۱۹۵، طبع جدید تہران

اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرنا، جو کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو قبول کرلو، یقیناً اس کا انتساب میری طرف درست ہوگا، اور جو کتاب اللہ کے معارض ومخالف پائی جائے اس کو رد کر دینا، یقین کرو کہ میں اس سے بری ہوں۔''

۲۔ نیز اسی طرح اصول فقہ کی درسی کتاب ''التوضیح والتلویح'' بحث سنۃ، فصل فی الانقطاع میں مذکورہ حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

﴿فدل هذا الحديث على ان كل حديث يخالف كتاب الله فانه ليس بحديث الرسول عليه السلام وانما هو مفترى﴾

یعنی اس حدیث نے بتلا دیا کہ جس روایت میں کتاب اللہ کے خلاف مضمون وارد ہے وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے وہ خود ساختہ اور مصنوعی چیز ہے۔

۳۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے کتاب ''الکفایہ فی علم الروایہ'' صفحہ ۴۳۰ میں اس مضمون کی ایک باسند روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

﴿عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال سياتيكم عنى احاديث مختلفة فما جاءكم موافقا لكتاب الله وسنتى فهو منى وماجاء كم مخالفا لكتاب الله وسنتى فليس منى﴾

یعنی ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری طرف منسوب شدہ مختلف قسم کی روایات عن قریب تمھارے پاس پہنچیں گی جو کتاب اللہ اور میری سنت (مشہورہ) کے مطابق ہوں وہ درست ہوں گی اور جو کتاب اللہ اور میری سنت کے معارض ہوں وہ صحیح نہیں ہوں گی۔''

جانبین کی ان تصریحات وتوضیحات کے بعد واضح ہو گیا کہ روایات کی کتابوں میں یا تواریخ میں یا فضائل ومناقب کی کتب میں کتاب وسنت کے برخلاف جو کچھ مواد پایا جائے وہ ہرگز التفات کے قابل نہیں۔

یہ قیمتی قواعد طرفین کی کتابوں میں مسطور وموجود ہیں۔ ان پر عمل درآمد سے ہی دین وایمان کی حفاظت اور نگہداشت ہوسکتی ہے اور ملّی اتفاق وقومی اتحاد کا ہر دور میں تقاضا بھی یہ ہی ہے کہ عملی زندگی میں ان اصول وقواعد کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے تاکہ قوم باہمی انتشار وافتراق کے مرض سے مامون ومحفوظ رہ سکے۔

ان تمہیدات کے آخر میں اس چیز کا بیان کر دینا بھی موزوں ہے کہ علمائے حدیث کے ہاں روایات کے باب میں ایک یہ قاعدہ بھی جاری وساری ہے جو فاضل ذہبی رحمہ اللہ نے ''تذکرۃ الحفاظ'' جلد اول صفحہ ۱۲ پر تذکرہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں درج کیا ہے۔ پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان تحریر کیا ہے پھر اس پر اپنی

شروع مقاصد

تمہیدات کے بعد اب مقاصد شروع کیے جاتے ہیں (بعونہ تعالیٰ)

اللہ جل وعلا شانہ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر ایمان داروں کی صفاتِ حمیدہ کا ذکر فرمایا ہے کہ ان میں اخوت و برادری قائم ہے۔ ان میں غم خواری ومحبت کا رشتہ موجود ہے۔ ان کے قلوب میں نرمی و الفت پیدا کر دی گئی ہے۔ یہ باہمی ولایت و دوستی جیسے خصائل سے متصف ہیں۔ آپس میں رحم دلی ومہربانی کی شان ان میں ہمیشہ سے پائی جاتی ہے۔ رأفت وشفقت کے زیور سے آراستہ ہیں۔ خویشاوندی ویگانگت کے لباس سے مزین ہیں۔ غم خواری وغم گساری کے خوگر ہیں۔ پاس داری و پاس خاطر کے عادی ہیں۔ خیر خواہی و ہمدردی ان کا وطیرہ ہے۔ مددگاری و دوست داری ان کا طریق کار ہے۔ حق شناسی وقدر دانی ان کا شعار ہے خوش روئی وخوش خلقی ان کا کام ہے۔

چنانچہ اس چیز پر حسب ذیل آیات دلالت کرتی ہیں

۱۔ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ❶

(ترجمہ فارسی از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) ''جز ایں نیست مسلمانان برادران یک دیگر اند، پس صلح کنید میان دو برادر خویش و بترسید از خدا تا بر شما رحم کردہ شود۔''

(ترجمہ اردو از شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمہ اللہ) ''سوا اس کے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں اپنے کے اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم رحم کیے جاؤ۔''

۲۔ ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝﴾ ❷

(ترجمہ فارسی از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) ''وچنگ زنید برسن خدا (بدین خدا) جمع آمدہ و پراگندہ مشوید

---

❶ الحجرات ۴۹:۱۰

❷ آل عمران ۳:۱۰۳

(فارسی ترجمہ از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) ہر آئینہ آنانکہ ایمان آوردند وہجرت کردند و جہاد نمودند بمالِ خود و جانِ خود در راہ خدا و آنانکہ جائے دادند ونصرت کردند ایں جماعت بعض ایشاں کارسازانِ بعض اند۔''

(ترجمہ اردو از شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ) ''تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگوں نے کہ جگہ دی اور مدد کی بعضے ان کے دوست بعض کے ہیں اور ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔''

۵۔﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ ❶

(ترجمہ فارسی از شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیغام بر است و آنانکہ ہم راہ اویند سخت اند بر کافراں مہربانند درمیان خود۔ می بینی ایشاں را رکوع کنندہ وسجدہ نمانیدہ۔ می طلبند فضل را از خدا وخوشنودی را۔ نشانِ صلاح ایشاں در روے ایشاں ست از اثر سجود۔ آنچہ مذکور می شود داستانِ ایشاں ست در توریت و داستان ایشاں ست در انجیل۔ ایشاں مانند زراعتے ہستند کہ بر آورد گیاہِ سبز خود را۔ پس قوی کرد آں را، پس سطبر شد پس باستاد بر ساقہائے خود۔ بشگفت می آرد زراعت کنندگاں را۔ و عاقبت حال غلبہ اسلام آنست، کہ بخشم آرد خدائے تعالیٰ بسبب دیدن ایشاں کافراں را وعدہ دادہ است خدا آنانرا کہ ایمان آوردہ اند و کارہائے شائستہ کردند ازیں امت آمرزش و مزد بزرگ۔'' (فتح الرحمٰن)

(ترجمہ از شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ) ''محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے اور رحم دل ہیں درمیان اپنے۔ دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے۔ چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اس کی۔ نشانی ان کی بیچ مونہوں ان کے کے ہے اثر سجدے کے سے۔ یہ صفت ان کی بیچ تورات کے اور صفت ان کی بیچ انجیل کے۔ جیسے کھیتی نکالے سوئی اپنی پس قوی کرے اس کو پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اوپر جڑ اپنی کے، خوش لگتی ہے کھیتی کرنے والوں کو، تو کہ غصہ میں لاوے بہ سبب اون مسلمانوں کے کافروں کو۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے اون لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے اون میں سے بخشش اور ثواب بڑا۔''

❶ فتح ۴۸:۲۹